پاکستانی جہاں بھی ہیں وہیں رہ کر پاکستان کی خدمت بہتر طور پر انجام دے سکتے ہیں (ڈاکٹر نسیم انور

کوپن ہیگن ۔ گزشتہ دنوں ڈاکٹر انور نسیم ستارہ امتیاز سویڈن ایک کانفرنس میں شرکت کے سلسلے میں آئے تو چند دن انہوں نے کوپن ہیگن میں بھی گزارے ۔ کوپن ہیگن میں جناب لالہ اقبال دا انجمن بہبود مہاجرین ڈنمارک کے میزبان تھے۔

ڈاکٹر انور نسیم، وفاقی وزیر ڈاکٹر عطاالرحمن کے سائنسی مشیر ہیں اور ان کے ذمہ مسلمان ممالک میں سائنسی ٹیکنالوجی کو متعارف کرانا ہے۔

ڈاکٹر انور نسیم نے جینیات د میں ڈاکٹریٹ کی ہوئی ہے اور عمر کا انہوں نے کینیڈا میں گزارا ہے وہاں رہ کر انہوں نے مختلف فورمز سے ملک کی خدمت کی ہے بعد ازاں وہ پاکستان آگئے ڈاکٹر عطاالرحمن سے ان کی ملاقات ہوئی تو ملک کی خدمت کے جذبے سے سرشار نے اپنی موجودہ ذمہ داری قبول کرنے پر مجبور کر دیا۔ ڈاکٹر انور نسیم دینہ کے ایک نواحی موضع کے رہنے والے ہیں۔

کوپن ہیگن میں قیام کے دوران ایک ملاقات کے دوران انہوں نے وقار کو بتایا کہ انہوں نے کوپن ہیگن میں قیام کے دوران

"DANIDA" کے افسران بالا سے ملاقات کی اور سکالرشپ کے بارے میں تبادلہ خیال کیا "DANIDA" کے تحت ماضی میں پاکستان کو بھی سکالرشپ ملا کرتے تھے مگر پاکستان کی بیوروکریسی اور سفارت خانہ کی عدم دلچسپی کی وجہ سے "DANIDA" کی انتظامیہ نے پاکستان کیلئے سکالرشپ بند کر دیئے ہیں۔ ڈاکٹر انور نسیم نے بتایا کہ ان کی بات چیت سے ڈنیڈا کی انتظامیہ نے مثبت تاثرات دیئے ہیں انہوں نے امید ظاہر کی کہ انشاء اللہ مستقبل میں پھر بھی سکالرشپ ملیں گے۔ دنیا بھر میں پاکستانی سفارت خانوں کی کارکردگی پر تو ڈاکٹر انور نسیم نے مایوسی کا اظہار کیا۔ ڈاکٹر انور نسیم نے مزید بتایا کہ جہاں آج کل آئی انفارمیشن ٹیکنالوجی بڑی اہمیت اختیار کر چکی ہے وہاں جینیاتی سائنس بھی اپنی جگہ اہمیت رکھتی ہے اور ان کی بھرپور کوشش ہے کہ پاکستان کی اس ٹیکنالوجی سے برادر اسلامی ممالک بھی فائدہ اٹھائیں۔

ملکی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بات اتنی سی ہے کہ پاکستان کا ہر شہری اپنی ذمہ داری نہیں سمجھ رہا۔ انہوں نے بتایا کہ ٹی وی پر ایک پروگرام میں ان سے پوچھا گیا کہ ایک منٹ میں بتائیں کہ پاکستان کیونکر ترقی کر سکتا ہے۔ تو میں نے کہا ایک منٹ زیادہ ہے ۲۰ سیکنڈ میں جواب لیجئے۔ میرا جواب تھا کہ پاکستان کا ہر شہری اپنے ذمے کا کام ایمانداری سے انجام دے تو پاکستان دنوں میں ترقی کی منازل طے کر سکتا ہے۔

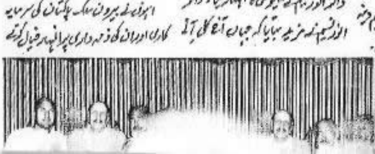انہوں نے بیرون ملک پاکستان کی سرمایہ کاری اور ان کی ذمہ داری پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ ماضی میں کئی ایک مثالیں ہیں کہ بیرون ملک سے محب وطن پاکستانی اپنی کشتیاں جلا کر پاکستان گئے تاکہ سرمایہ کاری کر کے اپنا اور اپنے بچوں کے مستقبل کو محفوظ کر سکیں لیکن وہ ناکام ہو کر واپس چلے گئے۔ ڈاکٹر انور نسیم نے کہا کہ میرا مشورہ ہے کہ کوئی پاکستانی جہاں ہے وہ رہ کر پاکستان کے لئے کام کریں کیونکہ بیرون ملک رہ کر زیادہ مواقع میسر ہیں کسی فورم سے مقامی حکومت سے تعلقات استوار کر کے ملک کے لئے خدمات انجام دی جا سکتی ہیں اور پھر بیرون ملک پاکستانیوں کو ان فورمز کا بھی پتہ ہے جہاں سے وہ پاکستان کے لئے کام کر سکتے ہیں انہوں نے بتایا کہ امریکہ میں پاکستان کیلئے مثبت کام ہو رہا۔ انہوں نے مزید بھی کہا کہ ایسے فورمز کے ذریعے کام کرنے والوں کی صحیح رہنمائی ہونی بھی ضروری ہے اور ان کے لئے ہم حاضر ہیں جیسے بھی جو کوئی بھی ہم سے رابطہ قائم کریگا ہم اس کی رہنمائی کریں گے۔ انہوں نے پاکستان کے درخشاں مستقبل کی امید ظاہر کی۔